سانحہ

میجر (ر) محمد سعید اختر

جس غنچہ کو مہکایا تھا کل دستِ صبا نے
کھلنے نہ دیا پوری طرح دستِ قضا نے

آغوش میں لینے کو ترا جسدِ معطر
کرتی رہی مکہ کی زمیں کتنے بہانے

تھے حلقۂ احباب میں کچھ رند بھی یوں تو
رکھتا تھا مگر رات کو قرآن سرہانے

اک ''صادقہ'' بی بی کا اُسے دودھ ملا تھا
پالا تھا جسے دین کی غیرت نے، حیا نے

ورثے میں ملی حریت و فہم و خطابت
رنگ اس کو دیا طرزِ تکلم کی ادا نے

اک لمحے کو دنیا کی نبض تھم گئی ہوگی
وہ لمحہ تجھے چھوا تھا ''جب دستِ قضا نے'' *

* ہجری سالِ وفات۔۱۴۳۰ھ